سوہنی مہیوال

CHOWDHARY BROTHERS
PRESENT

Sohni Mahiwal

सोहनी महीवाल

STARRING **NIMMI • BHARAT BHOOSHAN**

Directed by · Produced by · Music

RAJA NAWATHE • J. N. CHOWDHARY • NAUSHAD

اسٹوری

سوہنی مہیوال پنجاب کی مشہور داستانِ عشق ہے جو ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور ہے مغلوں کی سلطنت کے زمانے میں بخارا کا ایک امیر تاجر عزت بیگ تجارت کی غرض سے ہندوستان آیا وہ شہر شہر اور نگر نگر گھوما کسی نے اس کے مال و دولت کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔ لیکن جب وہ دریائے چناب کے کنارے گجرات کی حسین اور رومانی بستی میں پہنچا تو وہاں کے تلا کمہار کی بیٹی سوہنی نے اس کا دل لوٹ لیا پھر کیا تھا جو سونے چاندی ہیرے جواہرات کھیلتا تھا سوہنی کے بنائے ہوئے مٹی کے برتنوں کا خریدار بن گیا اور اس بہانے سوہنی سے ملنے لگا ادھر عشق کی آگ تیز ہوئی اور ادھر فنا کے دلمیں رشک حسد اور رقابت کے شعلے بھڑکنے لگے فنا تھا تو کمہار لیکن برتن بنانے کے بجائے ڈاکہ ڈالنے میں بڑا ماہر تھا۔ اس نے اور اس کے لفنگے دوستوں نے یہ سمجھا کہ مرزا عزت بیگ اپنی دولت سے سوہنی کے دلمیں جگہ بنا رہا ہے ایک رات انھوں نے مرزا عزت بیگ کا سامان اڑا لیا لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ غلطی مرزا عزت بیگ کو سوہنی کے گھر لے گئی اور بخارا کا امیر سوداگر سوہنی کے گھر کا مہیوال بن گیا اور اس کی بھینس چرانے لگا حسن اور عشق قریب آئے اور محبت کی پینگیں بڑھنے لگیں فنا کو

اپنی ناکامی کا یقین ہونے لگا۔ اس نے انتقام کا راستہ اختیار کیا اور ایک روز موقع پا کر مہیوال کو قتل کر دیا۔ سوہنی اس غم سے دیوانی ہو گئی اور ایک حکیم نے اس کا علاج یہ تجویز کیا کہ اگر کوئی اس لڑکی سے شادی کرے تو شاید اچھی ہو جائے۔ اس وقت وفاؔ کی بہن حمیت نے اپنے بھائی کا معاملہ طے کرایا۔ سوہنی جس کے تصور میں مہیوال ہی مہیوال بسا ہوا تھا یہ سمجھی کہ اس کی شادی مہیوال سے ہو رہی ہے لیکن شادی کے بعد جب اُسے وفا کی صورت نظر آئی تو وہ گھبرا گئی۔

دوسری طرف زخمی مہیوال کو دریا کے پار جو درگاہ تھی اس کے پیر صاحب اٹھا لے گئے تھے انھوں نے اس کے جسمانی زخموں کے ساتھ دل کے زخموں پر بھی مرہم رکھا۔ مہیوال کے دل سے فریاد نکلی اور سوہنی کے دل سے دعا جس کے اثر سے وفاؔ سوہنی کے سامنے آنکھ اٹھانے کی بھی ہمت نہیں کر سکا

باقی حالات پردۂ اسکرین پر ملاحظہ کیجیے

گانے

(۱)

ہو لڑ گئی لڑ گئی لڑ گئی لڑ گئی لڑ گئی
پنگھٹ پہ نجریا لڑ گئی رے

میں نے سکھی ری ایک سپنا دیکھا چونک پڑی کل رات کو

دلبر میرا ندی کنارے آیا ملاقات کو

دل دھڑکا میرا میں ڈر گئی رے میں مر گئی رے ... ادھو لٹ گئی

لاکھ بنے ہوشیار جوانی پھر بھی ٹھوکر کھائے رے

سب کے دل پہ تیر چلائے خود گھائل ہو جائے رے

بدنام جوانی کر گئی رے میں مر گئی رے۔ ادھو مر گئی

یار مرا نادان سکھی ری کچی توڑے بیریاں

دل مانگے وہ ہم سے کھلا کے میٹھی دو گنڈیریاں

بے دردی کے پلے پڑ گئی رے میں مر گئی رے

ادھو لٹ گئی لٹ گئی لٹ گئی ....

(۲)

تیری محفل تیرا جلوہ تیری قدرت دیکھ لی   میری آنکھوں نے اسی دنیا میں جنت دیکھ لی

اے مری جانِ تمنا اے مری جانِ تمنا پیار کی منزل دکھا دی تو نے بڑا شکریہ

تیرے در پہ مسکراتی میں نے قسمت دیکھ لی۔ میری آنکھوں ....

ایک دل اور یہ لاکھوں گرمئی الجھنیں   یہ جوانی یہ دنیا یہ تڑپ یہ شوخیاں

سر سے لے کر پاؤں تک میں نے قیامت دیکھ لی۔ میری آنکھوں نے ...

عمر بھر زندہ رہوں گا میں سہارے پر ترے   زندگی اپنی لٹا دوں اشارے پر ترے

مجنوں نے تیری مست نظروں میں محبت دیکھ لی ۔ میری آنکھوں ....

تیری محفل، تیرا جلوہ تیری صورت دیکھ لی

(۳)

اکیلے اکیلے کہاں جا رہے ہو   مجھے ساتھ لے لو جہاں جا رہے ہو

تمہارے سنگ میں بھی چلوں گی پیا جیسے پتنگ پیچھے ڈور

ہاں رے پیا جیسے پتنگ پیچھے ڈور   جانے زندگی کہیں سیاں اکیلے

بھول بھلیاں پیا دنیا کے میلے   دل کو تمہارے کہیں کوئی لوٹ لے

یہاں لاکھوں ہیں چور چلے دل پہ نہ زور

تمہارے سنگ میں بھی چلوں گی ۔ پیا جیسے پتنگ پیچھے ڈور

جاتے ہو جاؤ مگر اتنا کہوں گی   دل میں تمہارے پیا ہر دم رہوں گی

دیکھے گی یہ دنیا ایسی الفت کروں گی

ہاں جیسے چندا چکور جیسے ساون میں مور ۔ تمہارے سنگ میں بھی ....

(۴)

آنے والے کو آنا ہوگا جانے والے کو جانا ہوگا ۔

ادبلی ہے پیار کی منزل نئے سفر کے لئے

تمہارے ہو گئے آج ہم عمر بھر کے لئے پیار کر کے نبھانا ہوگا

آنے والے کو آنا ہوگا جانے والے کو جانا ہوگا

خوشی کی موج میں ہم آج ڈوب جاتے ہیں۔ ہمارے ہاتھ سے پتوار چھوٹ جاتے ہیں

عشق میں ڈوب جانا ہوگا۔ آنے والے کو آنا ہوگا۔

او ہمارے پیار کے قصے سنائے جائیں گے   یہ گیت سارے زمانے میں گائے جائیں گے

ہم نہ ہوں گے فسانہ ہوگا آنیوالے کو آنا ہوگا

(۵)

دنیا ہے اسی کا نام کہیں شادی کہیں بربادی   کبھی صبح کبھی ہے شام کہیں شادی کہیں بربادی

نغمہ ہے کہیں شہنائی کا ماتم ہے کہیں تنہائی کا   کوئی زہر پئے کوئی جام پئے دنیا ہے اسی کا نام ہے

کہیں شادی کہیں بربادی ....

ہم غیر سے ناطہ جوڑ چلے اور تم کو تڑپتا چھوڑ چلے   سوچا نہ مرا انجام ہے یہ دنیا ہے اسی کا نام ہے

کہیں شادی کہیں بربادی ......

ہنو تم کو میاں دنیا نئی کر لینا ہمیں کبھی یاد بھی   تم شاد رہو ہم ناکام سہے دنیا ہے اسی کا نام ہے

(۶)

اے میرے مالک میرے پروردگار   سن میرے ٹوٹے ہوئے دل کی پکار

آج میں لاچار ہوں مجبور ہوں   زندہ رہ کر زندگی سے دور ہوں

ہے گئی کشتی مری منجدھار میں   سر جھکاتی ہوں ترے دربار میں

ہاتھ اٹھا کر مانگتی ہوں میں دعا   دیکھئے ہوتا ہے اب انجام کیا

کون سنتا ہے مری فریاد کو   کون آتا ہے مری امداد کو

۷

میرا بچھڑا یار ملا دے صدقہ رسول کا   میرے دل کا درد مٹا دے صدقہ رسول کا
مالک تو نے دنیا بھر کی بگڑی تقدیر بنائی   میری بھی تقدیر بنا تو جانوں تیری خدائی
میرا اجڑا پیار بسا دے، میرا بچھڑا یار ملا دے۔ صدقہ رسول کا
تو ہی بتا دے جاؤں کدھر نہ منزل نہ ڈیرا۔ اس نگری کی راہ دکھا دے یار جہاں ہو میرا
میری نیا پار لگا دے میرا بچھڑا یار ملا دے ۔ صدقہ رسول کا

(۸)

عید کے دن سب ملیں گے اپنے اپنے یار سے   ہم گلے مل کے روئیں گے در و دیوار سے
عید کا دن تیرے بن ہے پھیکا ۔ آجا آجا کہ دن ہے خوشی کا۔
ہم اکیلے اور یہ میلے ۔ عید ہے اور تیری یاد ہے۔
چاند نکلا نہ میری خوشی کا عید کیسی جو غم ہو کسی کا   یہ قفس میں غم کے بس میں زندگی میری برباد ہے
عید ملی کر دل کا مٹے غم جانے لگے ہیں برباد ہو ہم   کچھ بھی تو نہیں زندگی کا عید کا دن تیرے بن ہے پھیکا
آجا آجا کہ دن ہے خوشی کا عید ادھر مجھ کو یاد ہے   کیا کہوں یار دور رہا ہے آج دن ہے تری بیکسی کا
عید کیسی جو غم ہو کسی کا چاند نکلا نہ میری خوشی کا   آجا آجا کہ دن ہے خوشی کا

(۹)

اے میری زندگی کے سہارے کہاں ہے تو   مجھ کو بھی اپنے پاس بلا لے جہاں ہے تو
آج گھر بنیں تری آیا ہے دیوانہ ترا   دلمیں لیکر غم ترا ہونٹوں پہ اف نہ ترا
بھیک دیدار کی پردہ اٹھا جلوہ دکھا   مانگتا ہے حسن کی خیرات مستانہ ترا
تو ہی دل کو حسن کی جھنکار دے پھر نہ کے   آگ میں غم کی جلا جاتا ہے پروانہ ترا
تیری مرضی ہے بنا دے یا مٹا دے تو مجھے   زندگی ہے تجھ پہ صدقہ دل ہے نذرانہ ترا

(10)

دل میں لیکر غم ترا ہو ٹو نہ پروانہ ترا — آج گلیوں میں تری آیا ہے دیوانہ ترا
ملتی ہے بھیک مولا تیرے حضور سے — میری بھی جھولی بھر دے آئی ہوں دور سے

در پہ جو جلتے تیرے دنیا چراغ والی — میری بھی سن لے داتا میں دل کے داغ والی
غافل رہیگا کب تک تو ایک مجبور سے — میری بھی جھولی بھر دے آئی ہوں دور سے

لٹنے نہ دینا میری بھی محبت میری — دل میرا تو ہی رکھ لے مولا دہائی تیری
نفرت ہے اس دنیا کے جھوٹے دستور سے — میری بھی جھولی بھر دے آئی ہوں دور سے

دنیا والوں کو داتا چاہے جگ سارا دیدے — میں تو ہوں جوگن جس کی مجھکو وہ پیا یاد دیدے
جلوہ دکھا دے اپنا دل بھر دے نور سے — ملتی ہے بھیک مولا تیرے حضور سے

(11)

چاند چھپا اور تارے ڈوبے رات غضب کی آئی — حسن چلا ہے عشق سے ملنے ظلم کی بدلی چھائی
ٹوٹ پڑی ہے آندھی غم کی آج لیئے ہے پاگل — کانپ رہی ہے دھرتی ساری چیخ رہے ہیں بادل
دنیا کے طوفان بڑھا دوں حسن کی ہٹ تنہائی۔ حسن چلا ہے....

موت کی ناگن آج کھڑی ہے راہ میں پھن پھیلائے — جنگل جنگل پھیلا رہے ہیں شیطانوں کے سائے
آج خدا خاموش ہے جیسے بھول گیا ہو خدائی۔ حسن چلا ہے....

گھور اندھیرا شک ڈھیں قدم قدم پہ دھوکے — آج محبت رک نہ سکے گی چاہے خدا بھی روکے
راہِ وفا میں پیچھے ہٹنا پیار کی ہے رسوائی۔ حسن چلا ہے....

پار ندی کے یار کا ڈیرا آج ملن ہے تیرا — اوڑھ لے تو لہروں کی چنری باندھ موج کا سہرا
ڈوب رہے میں منجدھار کی ہوگی تیری آج بدائی۔ حسن چلا ہے....

دیکھ جان اونچی لہروں میں نیا پار لگانے — الفت کے طوفانوں میں زندہ رہتے ہیں مرنے والے
جیتے جی سنسار میں کس نے پیار کی منزل پائی۔ حسن چلا ہے....

تیرے دل کے خون سے ہوگا لال چناب کا پانی — دنیا کی تاریخ میں لکھی جائے گی یہ قربانی
سوہنی اور مہیوال نے اپنی عشق میں جان گنوائی۔ حسن چلا ہے....

ختم شد